# دیوبندی علماء کی "محافل میلاد میں شرکت" ناقابل تردید ثبوت

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضور نبی مکرم، شفیع معظم، نور مجسم، شہنشاہِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت، میلاد مبارک باعث صد مسرت پر جس قدر خوشی و سرور کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔ جو مسلمان آپ ﷺ کے میلادِ مبارک کی فرحت و سرور محسوس نہ کرے یا آپ ﷺ کی ذات والا ستودہ صفات سے عقیدت و احترام اور عشق و محبت کا قلبی تعلق نہ رکھے اس کی ایمانی کیفیت قابل رحم ہے۔

اہلسنت و جماعت کا ہمیشہ سے معمول چلا آرہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت و یوم میلاد مبارک کو تحدیث نعمت کے طور پر نہایت خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں محافل میلاد اور کا اہتمام و انصرام کرتے ہیں جس میں آپ ﷺ کے فضائل و کمالات، معجزات، حسن و جمال اور جود و نوال کے تذکرے کر کے آپ ﷺ کے اُمتیوں کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کے جذبات کو مزید اُجاگر کیا جاتا ہے۔ میلاد مبارک پر جہاں عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں مست ہوتے ہیں وہاں مخالفین اہلسنت بدمست ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کی فتوے بازی شروع کر دیتے ہیں لہٰذا راقم الحروف نے چاہا کہ اُن کے بڑوں کے معمولات و تحریرات سے محافل میلاد کے دلائل دے کر اُن کی بدمستی کو اتارنے کی کوشش کی جائے۔ اس مضمون میں تقریباً پچیس (۲۵) دیوبندی علماء کے محافل میلاد میں شرکت و خطاب وغیرہ کے حوالہ جات پیش کرنے سے قبل چند دیوبندی علماء کی میلاد النبی ﷺ کے جواز و اہمیت اور افادیت پر آراء پیش خدمت ہیں:

۱: دیوبندی مسلک کے "مفتی اعظم پاکستان"، مفتی محمد شفیع نے اپنے قیام تھانہ بھون میں مولوی اشرف علی تھانوی کے خاص خاص اور اہم (بزعم خود) ملفوظات کو قلم بند کیا جن میں ایک خاص اور اہم بات یہ بھی لکھی ہے کہ:

"فرمایا کہ اس (محفل میلاد) کے متعلق پہلے میرا خیال تھا کہ اس محفل کا اصل کام ذکر رسول ﷺ تو سب کے نزدیک خیر سعادت اور مستحب ہی ہے البتہ اس میں جو منکرات اور غلط رسمیں شامل کر دی گئی ہیں ان کے ازالہ کی کوشش کرنی چاہیے۔ اصل امر محفل مستحب کو ترک نہیں کرنا چاہیے اور یہ در اصل ہمارے حضرت صاحب حاجی قدس سرہ کا مسلک تھا۔ حضرت کی غایت شفقت و عنایت اور محبت کے سبب میرا بھی ذوق یہی تھا اور یہی عام طور پر صوفیاء کرام کا مسلک ہے۔ حضرت مولانا رومی بھی اس کے قائل ہیں۔"(۱)

۲: دیوبندی مسلک کے "مفتی اعظم" مولوی عبید اللہ ڈیری نے مولوی اشرف علی تھانوی کے فتوی کو یوں نقل کیا ہے:

"محفل میلاد شریف کا منعقد کرنا باعث ثواب ہے اور بوقت سلام کھڑے ہونے کو خدا کی پناہ ہم کفر نہیں کہتے دستخط حضرت تھانوی۔"(۲)

نوٹ:

حافظ محمد اکبر شاہ بخاری دیوبندی نے اپنی کتاب مسمیٰ بہ "اکابر علماء دیوبند" میں "حضرت مولانا قاضی عبید اللہ ڈیروی" باب قائم کر کے

۱: "مجالس حکیم الامت" ملفوظات ۱۱ رمضان ۱۳۴۸ھ، ص: ۱۳۱، طباعت جنوری ۲۰۰۱ء، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔

۲: "فتاوی عبیدیہ نقشبندیہ" ص: ۲۹۵، مطبوعہ ڈیرہ غازی خان۔

ڈیروی دیوبندی کے مختصراً حالات زندگی لکھے ہیں جس کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:

۱: مولوی اکبر بخاری دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

"حضرت مولانا قاضی عبید اللہ صاحب" پوری ڈویژن ڈیرہ غازی خان کے مفتی اعظم اور جید عالم دین شمار ہوتے تھے...... اپنے مسلک حقہ پر سختی سے پابند رہتے تھے۔" (۳)

۲: مولوی اکبر بخاری نے قاضی عبید اللہ ڈیروی کی کتب کا ذکر کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

"بہر حال درس وتدریس اور تبلیغ واصلاح کے علاوہ مختلف مسائل کے بارے میں آپ نے بہت سی کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں جن میں تفسیرات عبیدیہ، المیقات الطالب المشکوٰۃ، مرآۃ التناقیح المشکوٰۃ المصابیح، حواشی، قران مجید عربی وربط وآیات اردو، فتاوی عبیدیہ۔" (۴)

۳: تھوڑا آگے جا کر یوں لکھا ہے:

"حضرت قاضی صاحب" ایک عظیم فقیہ اور جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عارف کامل اور شیخ کامل بھی تھے۔" (۵)

۴: مزید یوں لکھتا ہے:

"آپ اتنے بڑے عالم، مفتی، محقق، مصنف اور عارف ہونے کے باوجود نہایت متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ متبع سنت اور حق گو عالم دین تھے طبیعت نہایت سادہ اور خاموش تھی۔" (۶)

۳: مولوی نسیم احمد فریدی امروھوی دیوبندی نے مختلف اکابر علماء دیوبند کے مکتوبات کو ترتیب دیا ان میں کچھ مکتوب مولوی یعقوب نانوتوی دیوبندی کے بھی شامل کئے ہیں نانوتوی دیوبندی سے حاجی ضیاء الحق نامی شخص نے چند سوال پوچھے ان کے جوابی مکتوب میں نانوتوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

"تیسرے کا جواب یہ ہے کہ رسول ﷺ کے جملہ احوال کا ذکر موجب برکت ہے اور ولادت کا ذکر بھی ایسا ہی موجب برکت ہے۔" (۷)

۴: دیوبندی مسلک کے "شیخ التفسیر" مولوی احمد علی لاہوری نے "حضور پُرنور شافع یوم منشور ﷺ کا میلاد" عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے (جو دیوبندی مجلہ نورٌ علی نور فیصل آباد میں شائع ہوا) جس میں یوم میلاد النبی ﷺ سرخی قائم کر کے لکھتا ہے:

"مسلمانوں کو حضور سراپا نور ﷺ کے ظہور کی خوشی اس لئے ہے کہ آپ کی برکت سے انہیں وہ آب حیات ملا جس سے وہ دنیا میں مردہ قوم زندہ قوم بن گئے، ذلیل سے عزیز قوم بن گئے، بد اخلاق سے با اخلاق بن گئے، مفسد سے مصلح بن گئے، بد امن سے امن پسند بن گئے، راہزن سے محافظ راہ بن گئے، غیر متمدن سے متمدن بن گئے، چور سے پاسبان بن گئے، بت پرست سے خدا پرست بن گئے۔" (۸)

۵: قاری محمد زکریا زکی دیوبندی نے یوں لکھا ہے:

"آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت یا مناقب کا ذکر خیر موجب نزول رحمت الٰہیہ ہے۔ اس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہوسکتا، اور ایسی مجالس متبرکہ کا انعقاد جب کوئی چاہے ہوسکتا ہے۔ ان مجالس میں ایسے علماء باخبر کو بُلا یا جائے جن کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کا سچا عشق ہو۔" (۹)

۶: قاری محمد حنیف جالندھری دیوبندی کی سرپرستی نکلنے والے مجلہ میں ایک قلمکار یوں لکھتا ہے:

"ماہ ربیع الاول اس اعتبار سے انتہائی لائق احترام، مبارک اور مقدس مہینہ ہے کہ اس متبرک مہینے میں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور ہم سب کے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ دنیا میں تشریف لائے۔ ربیع الاول

۳: "اکابر علماء دیوبند" ص: ۴۸۵، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰، انار کلی لاہور۔
۴: "اکابر علماء دیوبند" ص: ۴۸۶، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰، انار کلی لاہور۔
۵: "اکابر علماء دیوبند" ص: ۴۸۶، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰، انار کلی لاہور۔
۶: "اکابر علماء دیوبند" ص: ۴۸۷، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰، انار کلی لاہور۔
۷: "مکتوبات اکابر دیوبند" ص: ۲۳، ناشر: کتب خانہ مجیدیہ ملتان۔
۸: "ماہنامہ نورٌ علی نور" فیصل آباد، اشاعت خاص ربیع الاول ۱۴۳۲ھ طبع اول فروری ۲۰۱۱ء، ص: ۳۰۔
۹: "ماہنامہ نورٌ علی نور" فیصل آباد، اشاعت خاص ربیع الاول ۱۴۳۲ھ، طبع اول فروری ۲۰۱۱ء، ص: ۵۲۔

کے مہینے کو اسی تعلق سے تکریم وتحریم سے دیکھا جاتا ہے اور پھر ۱۲ ربیع الاول کو حضور سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت با سعادت کی نسبت سے انتہائی عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بالخصوص حضور ﷺ کے شیدائی، جانثار اور عشق ومحبت کے جذبوں سے سر شار مسلمان نہایت جوش وخروش کے ساتھ ۱۲ ربیع الاول کو اس طرح مناتے ہیں کہ ہر سو خوشی اور مستی کا سماں ہوتا ہے مساجد کی تزئین وآرائش کی جاتی ہے گلیوں، سڑکوں، بازاروں کو آرائشی جھنڈیوں سے سجایا جاتا ہے۔ عاشقان رسول کے گروہ در گروہ جلوس کی صورت میں نعتیں پڑھتے، گلوں میں ہار ڈالے، عربی لباس زیب تن کئے لاؤڈ سپیکروں پہ ہونے والی قوالیوں کے الفاظ کو دہراتے محمد ﷺ کے دیوانے مستانے آپ سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔"(۱۰)

۷: مولوی اسعد محمود مکی دیوبندی یوں کہتا ہے:

"ٹھیک ہے ایک دن نہیں دس دن حضور ﷺ کی سیرت پڑھو سنو کوئی بات نہیں اسکا نام میلاد رکھو، مولد رکھو، سیرت النبی ﷺ کے جلسے رکھو کوئی حرج نہیں دس دن کیا ایک مہینہ مناؤ۔"(۱۱)

۸: مولوی عبد الماجد دریا آبادی دیوبندی اپنے دادا کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"غایۃ المرام فی تحقیق المولود والقیام کے عنوان سے ایک کتاب اپنے ایک عزیز قریب کے نام سے محفل میلاد اور اس میں قیام تعظیمی کی حمایت وجواز میں چھپوائی۔"(۱۲)

دیوبندی مناظر ابو ایوب دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

"اگرچہ عبارت پیر نصیر الدین گولڑوی کی ہے مگر تبسم صاحب نے اسے رد کہیں بھی نہیں کیا پوری کتاب میں تو یہ اب تبسم کے گلے کی ہڈی ہے۔"(۱۳)

دیوبندی مناظر ابو ایوب کے اصول پر عمل کرتے ہوئے راقم بھی یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ اگرچہ کتاب محفل میلاد اور اس میں قیام تعظیمی کی حمایت وجواز پر عبد الماجد دریا آبادی کے دادا نے لکھی ہے مگر عبد الماجد دریا آبادی نے اسے رد کہیں بھی نہیں کیا اس پوری آپ بیتی میں، تو یہ اب عبد الماجد دریا آبادی کے گلے کی ہڈی ہے۔ ابو ایوب دیوبندی کے اصول کے مطابق ان متعصب دیوبندیوں سے گزارش ہے جو محافل میلاد اور اس میں قیام تعظیمی پر طرح طرح کی فتوے بازے کرتے نہیں تھکتے وہ یا تو اس ہڈی (حوالے) کو اُگلیں یا نگلیں پھر ہم سے اُلجھیں۔

## ۱: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحبؒ:

اکابر علماء دیوبندی (مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگو ہی اور مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ) کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب میلاد شریف کے نہ صرف قائل تھے بلکہ محفل مولود (میلاد) میں شرکت فرماتے اور اس سے بھی بڑھ کر برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال اپنے ہاں محفل میلاد کا انعقاد بھی فرمایا کرتے تھے ملاحظہ ہو۔

۱: حاجی صاحب کے ملفوظات دیوبندیوں کے "حکیم الامت مجدد الملت"، مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھے ہیں ان میں ایک حاجی صاحب کا فرمان یوں موجود ہے:

"فرمایا کہ مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے۔"(۱۴)

ہاں اس اقتباس کے ساتھ قیام کے متعلق حاجی صاحب کے یہ الفاظ بھی مرقوم ہیں:

۱۰: "مجلہ سلامتی" ملتان، سیرت نمبر، ص: ۲۲، ربیع الاول: ۱۴۳۶ھ، مطابق جنوری ۲۰۱۵ء۔
۱۱: "مواعظ ماہ ربیع الاول" ص: ۸، مطبوعہ مکتبۃ النور مرکز الشیخ، زکریا، فیصل آباد۔
۱۲: "آپ بیتی" ص: ۲۹، اشاعت ۱۹۹۲ء، مطبوعہ مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی۔
۱۳: "دفاع ختم نبوت" اور "صاحب تحذیر الناس" ص: ۲۰، اشاعت اول اکتوبر ۲۰۱۵ء، مطبوعہ دار النعیم، عمر ثاور حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
۱۴: "امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق" ملفوظ: ۴۴، ص: ۵۲، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور۔ "شمائم امدادیہ" حصہ دوئم، ص: ۴۷، سال اشاعت ۱۴۰۵ھ، مطبوعہ مدنی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

"قیام کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت میں حاصل ہوتی ہے"۔

۲: مولوی اشرف علی تھانوی نے حاجی صاحب کے ایک ملفوظ کو یوں بیان کیا ہے:

"فرمایا ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔"(۱۵)

۳: ایک جگہ حاجی صاحب کا ملفوظ یوں مرقوم ہے:

"ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اُس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہوجاتے ہیں اگر اس سردار عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔"(۱۶)

۴: حاجی صاحب "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں بھی میلاد شریف اور قیام پر بحث کرنے کے بعد اپنا مشرب و مسلک اور عمل مبارک یوں بیان کرتے ہیں:

"فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اور لذت پاتا ہوں۔"(۱۷)

## ۲: حاجی سید محمد عابد حسین صاحب:

حاجی سید محمد عابد حسین صاحب جو بانیانِ دارالعلوم دیوبند میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جس کا اقرار خود علماء دیوبند کو بھی ہے مثلاً مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی نے ان کے متعلق یوں لکھا ہے:

"چنانچہ سیدنا الامام الکبیر کی مجلس انس کے سب سے پہلے اور اہم رکن حاجی سید محمد عابد صاحب تھے۔ جن کی بزرگی ہی کا نہیں دانشمندی اور اصابت رائے کا بھی اس زمانہ میں خاص شہرہ تھا جیسا کہ آگے آرہا ہے............ اجراء مدرسہ میں سیدنا الامام الکبیر کے دست راست ثابت ہوئے۔"(۱۸)

۱: ایک جگہ یوں تحریر کیا ہے:

"اس زمانہ میں بھی دیوبند کے عدو مشہور و معروف بزرگوں یعنی حاجی سید محمد عابد حسین صاحب اور مولانا رفیع الدین رحمتہ اللہ علیہما کی قیام گاہ بھی چھتہ کی مسجد کے یہی حجرے تھے۔"(۱۹)

۲: مزید یوں لکھا ہے:

"رہے ہمارے سید مغفور و مرحوم حاجی سید عابد حسین صاحب، انہوں نے سیدنا الامام الکبیر کے اس نئے محاذ کی افتتاحی منزلوں میں جو کارنامے انجام دیئے ہیں، ان سے وابستگانِ دارالعلوم کے عوام نہ سہی، خواص اچھی طرح واقف ہیں۔"(۲۰)

یہ چند اقتباسات بطور نمونہ نقل کئے گئے اس کے علاوہ بھی سوانح قاسمی میں کئی جگہ آپ کا ذکر موجود ہے۔

۳: سید اشتیاق اظہر مولوی انوار الحسن شیرکوٹی دیوبندی کی کتاب انوار قاسمی کے حوالے سے یوں لکھا ہے:

۱۵: "امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق" ملفوظ: ۴۴، ص: ۵۲، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور۔ "شمائم امدادیہ" حصہ دوئم، ص: ۴۷، سال اشاعت ۱۴۰۵ھ، مطبوعہ مدنی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

۱۶: "امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق" ملفوظ: ۴۴، ص: ۵۲، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ چوک، اردو بازار لاہور۔ "شمائم امدادیہ" حصہ دوئم، ص: ۴۷، سال اشاعت ۱۴۰۵ھ، مطبوعہ مدنی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

۱۷: "فیصلہ ہفت مسئلہ" ص: ۱۵، طبع اول جون ۱۹۷۰ء، ناشر: شعبۂ تعلیم و مطبوعات محکمہ اوقاف مغربی پاکستان۔ "کلیات امدادیہ" ص: ۸۰، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

۱۸: "سوانح قاسمی یعنی سیرت شمس الاسلام" جلد: ۲، ص: ۲۲۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

۱۹: "سوانح قاسمی یعنی سیرت شمس الاسلام" جلد: ۲، ص: ۲۲۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

۲۰: "سوانح قاسمی یعنی سیرت شمس الاسلام" جلد: ۲، ص: ۲۲۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

''دارالعلوم دیوبند کے چار خاص عناصر میں یعنی محرک حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نور اللہ مرقدہ ہیں۔ اور حاجی محمد عابد صاحب، مولانا ذوالفقار علی دیوبندی اور مولانا فضل الرحمن صاحب رحیم اللہ علیہم اجمعین ان کی تحریک پر عمل کرنے والے اور بقیہ سب حضرات رفقائے مجلس۔'' (۲۱)

حاجی محمد عابد حسین صاحب کی پوری زندگی کا معمول محمد عبد المجید صدیقی ایڈووکیٹ (ممدوح دیوبندی مسلک) یوں لکھتے ہیں:

''حاجی صاحبؒ ہر جمعہ کو بعد نماز مغرب میلاد خوانی کراتے تھے جس میں کافی روپیہ صرف ہوتا تھا۔ پوری زندگی یہی معمول رہا۔'' (۲۲)

## نوٹ:

دیوبندی مسلک کے ''مفتی اعظم پاکستان'' مفتی محمد شفیع کے خلیفہ مجاز اور دیوبندیوں کے ''عارف باللہ'' و''حضرت مولانا'' ڈاکٹر محمد عبد الحیٰ عارفی کے مجاز بیعت مولوی الحاج محمد احمد دیوبندی مؤلف ''تفسیر درسِ قرآن'' نے مولوی مشتاق احمد عباسی دیوبندی کو وصیت کی جس کو عباسی دیوبندی نے یوں بیان کیا ہے:

''آخری دنوں میں اکثر حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت اور بحالت بیداری زیارت کی مشہور کتابیں ''سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ'' اور ''زیارت النبی ﷺ بحالت بیداری'' زیرِ مطالعہ رہتیں۔ مجھے بھی تاکیداً فرمایا کہ آپ سے میرا خاص تعلق ہے اس لئے آپ بھی یہ کتابیں خرید کر مطالعہ کیا کریں۔'' (۲۳)

قارئین کرام! مذکورہ بالا حوالہ سے کتاب ''سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ'' کی توثیق دیوبندی عالم کے قلم سے خوب واضح ہوئی۔

## ۳: مولوی محمد اسحاق دہلوی:

دیوبندیوں کے ممدوح مولوی محمد اسحاق دہلوی صاحب نے بھی ذکر میلاد شریف کی محفل میں شرکت فرمائی ملاحظہ ہو، مولوی اشرف علی تھانوی کے قلم سے:

''قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی اور مولوی عبد القیوم صاحب نے فرمایا کہ شاہ اسحٰق صاحب کے زمانہ میں دلی میں ایک عرب عالم تشریف لائے ایک امیر نے ان سے مولود پڑھنے کی درخواست کی انہوں نے منظور فرمایا اس کے بعد وہ امیر شاہ اسحٰق صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اگر عرض کیا کہ میرے یہاں میلاد ہے۔ حضور بھی تشریف لائیں اگر حضور تشریف لائیں گے تو میں ان عالم صاحب مولود خواں کو سات سو روپے دوں گا۔ ورنہ کچھ نہ دوں گا جب مولود کا وقت ہوا تو شاہ اسحٰق صاحب اس محفل میں شریک ہوئے محفل سادہ تھی۔ روشنی وغیرہ حد اسراف تک نہ تھی اور قیام بھی نہیں کیا گیا تھا۔ ذکر میلاد منبر پر پڑھا گیا تھا۔'' (۲۴)

اس اقتباس سے چند باتیں بڑی واضح انداز سے ثابت ہوئیں:

۱: اس وقت کے عرب علماء بھی محافل میلاد میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔

۲: محافل میلاد کے بانی بریلوی نہیں۔

۳: محافل میلاد مولوی اسحاق دہلوی صاحب کے دور میں بھی ہوا کرتی تھیں۔

۴: اسحاق دہلوی صاحب بھی محافل میلاد میں شرکت کیا کرتے تھے۔

۵: سب باتوں کے ساتھ ساتھ محفل میلاد کا انعقاد، مسلمانوں کو اس میں شرکت کی دعوت دینا، واعظین و میلاد خواں کی خدمت کرنا، معقول لائیٹنگ کرنا اور منبر پر ذکر میلاد کرنا سب کچھ مولوی اسحاق دہلوی کے نزدیک جائز ثابت ہوا۔

۲۱: ''فخر العلماء'' مولانا فخر الحسن گنگوہی کی سوانح اور حیات، ص: ۲۷، اشاعت دوئم: ۱۹۹۱ء، مطبوعہ میزان ادب گلبار کالونی کراچی۔

۲۲: ''سیرت النبی بعد از وصال النبی'' حصہ دوئم، ص: ۱۸۱، چھٹی اشاعت ۲۰۱۴ء، مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔

۲۳: ''خصوصی نمبر ماہنامہ البادی'' کراچی، محمد احمد نمبر، مدیر مسؤل: مشتاق احمد عباسی، جلد نمبر: ۱۲، شمارہ ۷۔۸، رجب و شعبان ۱۴۲۳ھ، اکتوبر و نومبر ۲۰۰۲ء، ناشر: ادارہ صدیقیہ نزد حسین ڈی سلوا۔ گارڈن ویسٹ نشتر روڈ، کراچی نمبر ۳، پاکستان۔

۲۴: ''ارواح ثلاثہ یعنی حکایات اولیاء'' ''مولانا شاہ محمد اسحق کی حکایات''، حکایت نمبر: ۹۲، ص: ۱۱۵، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

## ۴: مولوی اشرف علی تھانوی:

دیوبندی مسلک کے "حکیم الامت مجدد الملت" مولوی اشرف علی تھانوی بھی محافل میلاد کو جائز جان کر اور مان کر ان میں نہ صرف شرکت کیا کرتے تھے بلکہ خطاب بھی کرتے تھے۔ اس پر دلائل ملاحظہ ہوں:

۱: مولوی رشید احمد گنگوہی کے نام لکھے گئے اپنے خط میں مولوی اشرف علی تھانوی یوں رقمطراز ہے:

"الحمد للہ مجھ کو نہ غلو و افراط ہے نہ اُس کو موجب قربت سمجھتا ہوں مگر توسع کسی قدر ضرور ہے اور منشا اس توسع کا حضرت قبلہ و کعبہ (یعنی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب از نقشبندی) کا قول و فعل ہے مگر اسکو حجۃ شرعیہ نہیں سمجھتا بلکہ ارشاد اعلیٰ حضرت کے خود بھی میں نے جہا تک غور کیا اپنے فہم ناقص کے موافق یوں سمجھ میں آیا کہ اصل عمل تو محل کلام نہیں ہے البتہ تقییدات و تخصیصات بلاشبہ محدث ہیں سو اس کی نسبت یوں خیال میں آیا کہ ان تخصیصات کو اگر قربت و عبادت مقصودہ سمجھا جاوے تو بلاشک بدعت ہیں اور اگر محض امور عادیہ بر مصالح سمجھا جاوے تو بدعت نہیں بلکہ مباح ہیں۔"(۲۵)

اس اقتباس سے اخذ خاص نکات درج ذیل ہیں:

۱: حاجی صاحب کے قول و فعل کی بنا پر محفل میلاد کو جائز سمجھتا ہوں۔

۲: بلکہ اپنی تحقیق کے مطابق بھی محفل میلاد کو درست جانتا ہوں۔

۳: اصل عمل (محفل میلاد) پر کوئی اعتراض شرعی نہیں۔

۴: دن اور وقت مقرر کرنا اگر لازمی و ضروری خیال نہ کیا جائے بلکہ محض امور عادیہ اور مصلحت و سہولت کے لئے ہوں تو بدعت بھی نہیں بلکہ مباح ہے۔

۵: اسی خط میں آگے جا کر تھانوی یوں لکھتا ہے:

"جس جگہ میرا قیام ہے وہاں ان مجالس کی کثرت تھی...... تین چار ماہ گزرے تھے کہ حجاز کا اول سفر ہوا تو حضرت قبلہ نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ اسقدر تشدد وانکار مناسب نہیں ہے جہاں ہوتا ہوا انکار نہ کرو جہاں نہ ہوتا ہو ایجاد نہ کرو اور اس کے بعد جب میں ہند کو واپس آیا تو طلب کرنے پر شریک ہونے لگا۔"(۲۶)

۶: اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ حاجی صاحب کے سمجھانے پر واپس ہندوستان آ کر تھانوی محافل میلاد میں شریک ہونے لگ گیا تھا پھر لکھا:

"بہر حال وہاں بدون شرکت قیام کرنا قریب بمحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دنیوی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے...... اس ضرورت سے بھی شرکت اختیار کی لیکن ان سب اسباب و ضروریات کے ساتھ بھی اگر کسی دلیل صحیح وصریح سے مجھ کو ثابت ہو جاتا کہ اس کی شرکت موجب ناراضی اللہ و رسول کی ہے تو لاکھ ضرورتیں بھی ہوتیں سب پر خاک ڈالتا۔"(۲۷)

۷: تھوڑا آگے جا کر اسی صفحہ پر یوں لکھتا ہے:

"اگر یہ شرکت بالکل اللہ اور رسول کی رضا کے خلاف ہے تو حضرت قبلہ کے صریح ارشاد کی کیا تاویل کی جاوے بلکہ اہل علم کے اعتقاد و تعظیم و تعلق و ارادت سے عوام کا ایہام ہے اس سے ہنڈ پھر کر یہی اطمینان ہوتا ہے کہ شرعاً گنجائش ضرور ہے۔"

مذکورہ بالا اقتباسات سے چند امور ثابت ہوئے:

۱: تھانوی بہر حال محافل میلاد میں شرکت ضرور کرتا تھا دنیوی منفعت کے لئے بھی (اگر شرکت نہ کرتا تو دنیوی منفعت بصورت تنخواہ جو مدرسہ سے ملتی تھی وہ نہ حاصل ہوتی)۔

۲: اور اس لئے بھی شرکت کر لیتا تھا کہ اس کے نزدیک کسی صحیح وصریح دلیل سے یہ ثابت نہ تھا کہ محفل میلاد میں شرکت کرنا اللہ و رسول کی ناراضگی کا باعث ہے۔

۲۵: "تذکرۃ الرشید" جلد: ۱، ص: ۱۱۲، طباعت مارچ ۱۹۸۲ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور۔

۲۶: "تذکرۃ الرشید" جلد: ۱، ص: ۱۱۷، طباعت مارچ ۱۹۸۲ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور۔

۲۷: "تذکرۃ الرشید" جلد: ۱، ص: ۱۱۸، طباعت مارچ ۱۹۸۲ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور۔

۳: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب اور دیگر اہل علم کے محفل میلاد کی حمایت کرنے سے تھانوی کے دل کو اطمینان اور تسلی ہو جاتی تھی۔ وہ اس لئے کہ شرعی طور پر محفل میلاد کی گنجائش و اجازت ہے ورنہ حاجی صاحب اور اہل علم محفل میلاد کی تائید وحمایت نہ کرتے۔

۲: مولوی اشرف علی تھانوی نے ۳ صفر ۱۳۴۵ھ کو نبی کریم ﷺ کے ذکر و فضائل ولادت کے متعلق وعظ کیا، جس کو قلمبند مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز مولوی ظفر احمد عثمانی نے کیا اس میں سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں جن میں بھی تھانوی کے محافل میلاد کے جواز و شرکت کا ذکر آئے گا۔

۱: مولوی اشرف علی تھانوی کہتا ہے کہ:

''اسی طرح ماہ ربیع الاول میں گو ہر طرف مجلس مولود کو دیکھ کر ہمارے دل میں گدگدی اٹھتی ہے اور ایک تحریک و تقاضا پیدا ہوتا ہے مگر عوام کے غلوفی المنکرات کی وجہ سے ہم اس ماہ میں خاص تاریخوں میں یہ ذکر نہیں کر سکتے اس پر لوگ ہم کو بدنام کرتے ہیں کہ یہ لوگ ذکر رسول سے منع کرتے ہیں۔ استغفر اللہ! ارے ذکر رسول وحب رسول تو ہمارے یہاں عین ایمان ہے پھر بھلا عین ایمان سے بھی کوئی مسلمان منع کر سکتا ہے۔'' (۲۸)

اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ تھانوی کے نزدیک صرف عوام کے غلوفی المنکرات کا ڈر ہے ورنہ شرعاً کوئی ممانعت نہیں محفل میلاد کرنے میں دوسرے نمبر پر تھانوی نے کہا ربیع الاول کی خاص تاریخوں میں محفل میلاد نہیں کر سکتے مطلب عام تاریخوں میں میلاد منانے کا اقرار ہے۔ تیسرے نمبر پر تھانوی کا کہنا عوام کے غلوفی المنکرات کی وجہ سے ہم اس ماہ میں خاص تاریخوں میں یہ ذکر نہیں کر سکتے یہ بھی تھانوی کا سفید جھوٹ ہے۔ وہ یوں کہ تھانوی کے ان خطبات میلاد النبی ﷺ میں ہی ۷ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ کو ۳۰ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ کو ۸ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ، ۲۸ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ کو اور ۳ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ کو دیئے گئے خطبات موجود ہیں ملاحظہ ہوں۔ (۲۹)

اور ذکر میلاد کے لئے خاص الخاص تاریخ بارہ ربیع الاول ہی ہوتی ہے اس سے بڑھ کر پورے ماہ ربیع الاول میں کوئی خاص تاریخ نہیں اس تاریخ پر تھانوی کا خطاب ہوا ملاحظہ ہو:

''عید میلاد النبی کے متعلق یہ وعظ (السرور) بروز جمعہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ کو جامع مسجد تھانہ بھون میں بیٹھ کر ارشاد فرمایا جو تین گھنٹہ میں ختم ہوا حاضری ۱۵۰ کے قریب تھی مولوی عبداللہ صاحب گنگوہی نے قلم بند کیا۔'' (۳۰)

۳: تھانوی خود اپنی شرکت محفل میلاد کو یوں بیان کرتا ہے:

''ایک دفعہ میں کانپور میں تھا وہاں جمعہ میں میرا بیان ہوا اس کے ایک رئیس نے شب کے وقت مولود کی درخواست کی میں نے اول تو انکار کیا اور تعب کا عذر کر دیا۔ پھر ان رئیس سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ اس عمل کو پسند نہیں کرتے اس نے کہا کیا وجہ اس نے جواب دیا کہ بعضے طریقے ان کو پسند نہیں مولود کے تو منکر نہیں ...... اس پر وہ رئیس بولے تو پھر طریقہ سے جس مولود کو جائز سمجھتے ہیں اس طرح کا بیان کر دیں اور مجھ سے بھی درخواست کی میں خوش ہوا اور بیان کا وعدہ کر لیا...... چنانچہ بیان ہوا اور میں نے قیام نہیں کیا اور نہ وہ موضوع اور ضعیف روائتیں بیان کیں جو اہل مولود بیان کرتے ہیں بلکہ حضور کی تشریف آوری سے عالم میں جو انوار پھیلے اور مخلوق کی اصلاح ہوئی...... مجھے اس مولد میں خاص نور معلوم ہوتا تھا۔'' (۳۱)

## ۵: مولوی خلیل احمد انبیٹھوی:

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے مولوی رشید احمد گنگوہی کے حکم پر محفل میلاد میں شرکت اور وعظ کے واقع کو ان کے سوانح نگار مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے یوں نقل کیا ہے:

''ایک دن مولانا محمد حسن صاحب مراد آبادی نے دریافت کیا ذکر ولادت رسول مقبول ﷺ بلا رعایت بدعات مروجہ کتاب میں دیکھ کر

۲۸: ''خطبات میلاد النبی ﷺ'' عنوان وعظ: نور النور، ص: ۱۵۰، تاریخ اشاعت رجب المرجب ۱۴۳۰ھ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۲۹: ''خطبات میلاد النبی ﷺ'' عنوان وعظ: نور النور، ص: ۱۳۔۹۸۔۱۷۷۔۲۶۱۔۲۹۴، تاریخ اشاعت رجب المرجب ۱۴۳۰ھ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۳۰: ''خطبات میلاد النبی ﷺ'' عنوان وعظ: نور النور، ص: ۴۸، تاریخ اشاعت رجب المرجب ۱۴۳۰ھ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۳۱: ''خطبات میلاد النبی ﷺ'' عنوان وعظ: نور النور، ص: ۱۶۱۔۱۶۲، تاریخ اشاعت رجب المرجب ۱۴۳۰ھ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

بیان کر دینا جائز ہے؟ حضرت نے فرمایا کیا حرج ہے؟ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ پیر زادے سلطان جہان نے کہلا کر بھیجا کہ وہ مولود جو جائز ہے پڑھ کر دکھلا دیجیے میں نے کہلا بھیجا کہ یہاں مسجد میں چلے آؤ مگر انہوں نے عذر کیا عورتیں بھی سننے کی مشتاق ہیں اس لئے مکان میں ہوتو مناسب ہے میں نے مولوی خلیل احمد کو تاریخ حبیب الہٰ مصنفہ مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم دے کر کہا کہ تم ہی جا کر پڑھ دو وہ تشریف لے گئے تو وہاں دری بچھی ہوئی تھی صاحب مکان نے کہا کہ اگر یہ بھی ممنوع ہو تو اس کو بھی اٹھا دوں مولوی صاحب نے کہا" نہیں" آخر مولود شروع ہوا پہلے آیت کریمہ "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ الخ کا بیان فرمایا اور حضرت شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال و افعال بیان کیے...... بعد تاریخ حبیب الہ سے واقعات ولادت وغیرہ بیان کر کے ختم کر دیا۔" (۳۲)

قارئین کرام اس واقعہ کو بغور بار بار پڑھنے سے اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے جاری کردہ اجازت نامہ سے درج ذیل امور اظہر من الشمس واضح ہیں:

۱: مسجد ہو یا گھر محفل میلاد ہر جگہ جائز ہے۔

۲: محفل میلاد میں واقعات میلاد سلف صالحین کے اقوال بیان کئے جائیں وہ بھی جائز ہیں۔

۳: محفل میلاد کے لیے جگہ کا انتظام کرنا اور مقرر کرنا اور وقت کا مقرر کرنا عورتوں کا پردہ میں رہ کر محفل میلاد میں شریک ہونا سب جائز ہے۔

## ضروری نوٹ:

مولوی رشید احمد گنگوہی نے جس کتاب سے میلاد شریف بیان کرنے کا اجازت نامہ جاری کیا اور جس کتاب سے مولوی خلیل احمد انبھیٹوی نے میلاد شریف پڑھ کر سنایا اس کتاب کے مصنف علامہ مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ بھی محفل میلاد کے جواز کے قائل تھے نہ صرف قائل تھے بلکہ اس کو موجب برکات بھی سمجھتے تھے آپ کے قلم سے ملاحظہ ہو: "ذکر محفل میلاد شریف" سرخی قائم کر کے یوں لکھتے ہیں:

"ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ کو آپ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے ذکر مولود شریف کرتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شرینی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہے اور سبب ہے ازدیاد محبت کا ساتھ جناب رسول ﷺ کے بارویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں مکان ولادت آنحضرت ﷺ"

۱: کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ نے "شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے انوار دیکھا" سرخی کے تحت اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

"شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے۔ میں حاضر ہوا اس مجلس میں جو مکہ معظمہ میں مکان مولد شریف میں تھی بارھویں ربیع الاول کو اور ذکر ولادت شریف اور خوارق عادات وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا میں نے دیکھا کہ ایک بارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے میں نے ان انوار میں تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کہ جو ایسی محافل متبرکہ میں حاضر ہوا کرتے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الہیٰ کے انتہیٰ سو۔"

۲: آپ شاہ صاحب" کا عمل و مشاہدہ نقل کرنے کے بعد اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

"مسلمانوں کو چاہیے کہ بمقتضائے محبت آنحضرت ﷺ محفل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہوا کریں مگر شرط یہ ہے کہ بہ نیت خالص کیا کریں ریا اور نمائش کو دخل نہ دیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہو کہ اکثر لوگ جو محفل میں فقط شعر خوانی پر اکتفا کرتے ہیں یا روایات واہیہ نامعتبر سناتے ہیں خوب نہیں اور بھی علماء نے لکھا ہے کہ اس محفل میں ذکر وفات شریف کا نا چاہیے اس لئے۔ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکر غم جانکاہ اس میں محفل نا زیبا ہے حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے۔" (۳۳)

۳۲: "تذکرۃ الرشید" جلد: ۲، ص: ۲۸۴، طباعت مارچ ۱۹۸۶ء، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی لاہور۔

۳۳: "تواریخ حبیب الہ" ص: ۱۴۔۱۵، اشاعت: ۱۹۸۰ء، مطبوعہ مکتبہ مہریہ رضویہ مسجد نور کالج روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

## ۷:۶ مولوی شبیر احمد عثمانی اور مولوی سلیمان ندوی:

مولوی اشرف علی تھانوی کے خلفاء یعنی مولوی شبیر احمد عثمانی اور مولوی سید سلیمان ندوی دونوں کا محفل میلاد میں شرکت بھی کرنا اور خطاب بھی مولوی محمد انوار الحسن شیر کوٹی بیان کرتا ہے:

''مولانا سید سلیمان صاحب ندوی ''معارف'' کے پرچے میں جو اپریل ۱۹۵۰ء کی اشاعت ہے لکھتے ہیں:

''ایک میلاد کی مجلس میں میرا ان کا ساتھ ہو گیا۔ اسی جلسے میں خود حضور نظام بھی آنے والے تھے میری تقریر ہو رہی تھی کہ وہ آگئے میرے بعد مولانا شبیر احمد صاحب نے تلاوت شروع کی حضور نظام نے بڑی داد دی اور اہل محفل محظوظ ہوئے۔'' (۳۴)

مولوی عبد القیوم حقانی دیوبندی نے مولوی شبیر احمد عثمانی کی سوانح حیات پر ایک خصوصی نمبر ترتیب دیا ہے جس میں عثمانی دیو بندی کے حالات زندگی پر مختلف اکابر دیوبندی علماء کے مضامین شامل اشاعت ہیں ان میں سے ایک مضمون ''پیکر علم وعمل'' کے عنوان سے مولوی سلیمان ندوی کا بھی ہے جس میں ندوی دیوبندی نے مذکورہ بات خود اپنے قلم سے لکھی ہے ملاحظہ ہو۔ (۳۵)

## ۸: قاری محمد طیب دیوبندی:

دیوبندی مسلک کے ''حکیم الاسلام'' قاری محمد طیب (سابق مہتمم دار العلوم دیوبند) جلسہ میلاد النبی ﷺ میں اپنی شرکت اور خطاب کا اقرار اپنی زبان سے یوں کرتا ہے:

''بزرگان محترم! یہ جلسہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے جلسہ میلاد النبی (ﷺ) کے نام سے منعقد کیا گیا ہے، گویا اس کا موضوع یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے، اس لئے کہ حضور ﷺ کی ولادت طیبہ کا ذکر حقیقتاً عین عبادت ہے، اور اللہ کے نزدیک بڑی بھاری طاعت اور قربت ہے اور سارے کمالات و برکات کا سرچشمہ ہے، اس لئے میلاد النبی کا تذکرہ ایک عظیم نعمت ہے جو مسلمانوں کو عطا کی گئی، تو میں اس وقت میلاد نبوی ہی کے بارے میں چند کمالات آپ حضرات کی خدمت میں گزارش کر دوں گا، اور اسی مناسبت سے یہ چند آیتیں میں نے تلاوت کی ہیں جو آپ کے سامنے ابھی پڑھی ہیں۔'' (۳۶)

قاری محمد طیب دیوبندی نے ''محمد ابن عبد اللہ سے محمد رسول اللہ ﷺ تک'' عنوان سے جلسہ میلاد النبی ﷺ میں خطاب کیا جس کا اقرار خود دیوبندیوں کو بھی ہے تقریر کے عنوان کے تحت لکھی یہ عبارت ''میلاد النبی ﷺ کی تقریب سعید پر بے مثال خطاب عام'' بھی بول بول کر پتا دے رہی ہے یہ تقریر درج ذیل کتب میں مذکورہ اقتباس کے ساتھ موجود ہے۔ (۳۷)

اس اقتباس کو بار بار پڑھنے سے مندرجہ ذیل امور اظہر من الشمس ہیں۔

۱: محفل میلاد میں قاری طیب کا خطاب وشرکت۔

۲: محفل میلاد کا موضوع ہوتا ہے نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت کا ذکر کرنا اور آپکی ولادت کا ذکر کرنا حقیقتاً عین عبادت ہے۔

۳: نبی کریم ﷺ کے میلاد پاک کا ذکر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی بھاری طاقت اور قربت بلکہ سارے کمالات و برکات کا سرچشمہ ہے۔

۴: میلاد النبی کا تذکرہ ایک عظیم نعمت ہے۔

۵: قاری طیب کا میلاد النبی کے موضوع پر گفتگو کرنا وغیرہ۔

حیرت ہے! جن لوگوں کے ''حکیم الاسلام'' قاری محمد طیب دیو بندی محفل میلاد میں شریک ہو کر میلاد النبی ﷺ کی اہمیت و افادیت پر

۳۴: ''حیات عثمانی'' ص: ۲۷۰، طبع جدید، ربیع الاول ۱۴۲۰ھ، ناشر: مکتبہ دار العلوم کراچی۔ ''کمالاتِ عثمانی المعروف بہ تجلیاتِ عثمانی'' ص: ۴۷۳، تاریخ اشاعت، جمادی الاخری ۱۴۲۷ھ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۳۵: ''ماہنامہ القاسم'' خالق آباد نوشہرہ کی خصوصی اشاعت بعنوان ''شبیر احمد عثمانی نمبر'' ص: ۵۲-۵۵، جلد: ۹، شمارہ ۸، ۷، ۱۲، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۵ء، ناشر: جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد ضلع نوشہرہ۔

۳۶: ''خطبات حکیم الاسلام'' جلد: ۱، ص: ۲۷، مطبوعہ مکتبہ لدھیانوی کراچی۔ ''مقالات حکیم الاسلام'' ص: ۳۵۹-۳۶۰، طبع جدید، جون ۲۰۰۲ء، مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی۔

۳۷: ''سیرۃ النبی ﷺ پر علماء دیوبند کی شاہکار تقاریر'' جلد: ۱، ص: ۲۵۲-۲۵۷، اشاعت اول، نومبر ۲۰۱۳ء، مطبوعہ المشرق للنشر والتوزیع اردو بازار لاہور۔ ''خطبات اکابر'' جلد: ۱، ص: ۷۳، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

قصدے پڑھ رہے ہیں۔ وہ آج ہمیں میلاد النبی منانے پر بدعت، ناجائز کے لیکچر دے رہے ہیں انہیں ہمیں اس عمل پر بدعتی کہنے سے پہلے اپنے "حکیم الاسلام" اور "سابق مہتمم دار العلوم دیوبند" کی فکر کرنی چاہیے۔

## ۹: مولوی مناظر احسن گیلانی:

۱: مولوی مناظر احسن گیلانی بھی اپنے دیگر بڑوں کی طرح محافل میلاد میں نہ صرف شریک ہوتا بلکہ وعظ بھی کرتا جس کا ثبوت دیوبندی قلمکاروں سے پیش خدمت ہے: دیوبندی "مولانا و مفتی" محمد ظفیر الدین مفتاحی نے لکھا ہے کہ:

"جناب ماہر القادری مدیر فاران کراچی نے لکھا تھا کہ نواب بہادر یار جنگ نے (جن کی سیف زبانی اور شعلہ بیانی سے ابتک سینہ باطل میں ایک تلاطم کی سی کیفیت طاری ہے) کہا تھا کہ میں نے تقریر مولانا مناظر احسن گیلانی سے سیکھی ہے، میلاد النبیؐ کے جلسوں میں جب مولانا حیدر آباد میں تقریر فرماتے تھے تو میں موڑ لئے ان کے پیچھے دوڑتا رہتا تھا۔" (۳۸)

۲: ماہ ربیع الاول میں میلاد النبی کے جلسوں میں مناظر گیلانی کی شرکت اور وعظوں کا بڑا زور رہا کرتا تھا۔ بیماری کے باوجود اپنی صحت سے بے پرواہ ہو کر کثرت سے میلاد النبی کے جلسوں میں تقریروں کے لئے جاتے جس کا احوال مولوی عبد الباری ندوی دیوبندی کے قلم سے ملاحظہ ہو:

"ایک اور بڑا ڈپارٹمنٹ مولانا کی حیدر آبادی زندگی کا عرصہ تک خصوصاً میلادی وعظوں اور تقریروں کا رہا اور شاید اسی نے ذمہ کے اس پرانے مریض کو مرض میں بھی مولانا کو شریک کر کے لفظاً و معناً ہمدم بنا دیا تھا ورنہ شدت مرض میں تو ان تقریری بھر ماروں کا بھرپور حصہ تھا ہی، یوں تقریر کا سلسلہ سال بھر چلتا رہتا۔ لیکن موسم کے دو تین مہینوں میں اتفاقاً ہی کسی دن دم لینے کا موقع ملتا ہو گا عموماً یہ جلسے رات کو ہوتے اور رات بھر چلتے رہتے۔" (۳۹)

مولوی محمد ظفیر الدین مفتاحی دیوبندی نے "میلادی وعظوں کا سلسلہ" سرخی قائم کر کے مذکورہ بالا اقتباس کو مولوی عبد الباری ندوی دیوبندی کے حوالے سے ہی نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔ (۴۰)

۳: مولوی حبیب الرحمن شیروانی کے اصرار پر میلاد النبی کے جلسوں میں شرکت و وعظ کا ذکر مولوی عبد الباری ندوی دیوبندی کے قلم سے مزید ملاحظہ ہو:

"حیدر آباد میں میلادی جلسوں کا یہ زور اس کے شروانی صدر الصدور کے ذوق و زور سے زیادہ بڑھ گیا تھا۔ ہر نمایاں جلسہ میں خود شریک ہوتے اکثر صدر بھی ہوتے اور مولانا کے بغیر اپنے کو بے شہ بالا پائے۔ مولانا جب ماوشما کی ناراضی گوارا نہ فرماتے تو ممدوح تو ان کے بڑے شفیق محسن و مربی تھے، ان کی خاطر شکنی پر کیسے راضی ہوتے۔" (۴۱)

## ۱۰: مولوی عبد الحئی عارفی دیوبندی:

دیوبندیوں کے "عارف باللہ حضرت مولانا" ڈاکٹر محمد عبد الحئی عارفی کا محفل میلاد میں شرکت کا احوال مفتی محمد تقی عثمانی کے ترتیب شدہ "عارفی نمبر" میں یوں موجود ہے۔

فرمایا:

"میرے ایک دوست ڈاکٹر صاحب نے مجھے میلاد کے لئے بلایا وقت نو بجے کا تھا میں آٹھ بجے پہنچ گیا۔ وہاں لوگ انتظامات میں لگے ہوئے تھے ڈاکٹر صاحب نے پوچھا وقت نو بجے کا تھا تم آٹھ بجے کیسے آگئے۔ میں نے کہا کہ مجھے کچھ کام تھا تو سوچا کہ پہلے ہی ہو آؤں۔ محفل میلاد کی برکت میں تو شریک ہو ہی گیا۔" (۴۲)

اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ عارفی دیوبندی کے نزدیک بھی محفل میلاد میں شرکت کرنا، یا محفل میلاد بدعت و حرام نہیں ورنہ دوسرے ڈاکٹر کے بلانے پر شرکت پر آمادہ نہ ہوتے بلکہ وقت مقررہ سے

۳۸: "حیات مولانا گیلانی" ص: ۲۱۹، اشاعت ۱۹۹۳ء، مطبوعہ مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی۔
۳۹: "مجموعہ خطوط گیلانی" ص: ۳۹، اشاعت اول جون ۲۰۱۱ء، مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی۔
۴۰: "حیات مولانا گیلانی" ص: ۲۱۹، اشاعت ۱۹۹۳ء، مطبوعہ مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی۔
۴۱: "مجموعہ خطوط گیلانی" ص: ۴۰، اشاعت اول جون ۲۰۱۱ء، مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی۔
۴۲: "ماہنامہ البلاغ" کراچی خصوصی اشاعت بعنوان عارفی نمبر، ص: ۳۵۱، طبع جدید جولائی ۲۰۰۵ء، ناشر: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

قبل ہی شرکت کے لئے چلے نہ آتے۔ دوسرے نمبر پر عارفی دیوبندی کی زبانی معلوم ہوا کہ محفل میلاد کی برکت محفل شروع ہونے سے قبل ہی جاری ہو جاتی ہے اگر محفل میلاد کے شروع ہونے سے قبل برکت شروع ہو جاتی ہے تو محفل کے دوران برکت کا عالم کیا ہوگا۔ اور اگر بقول عارفی محفل میلاد کی برکت سے محفل شروع ہونے سے قبل آ کر چلے جانے والا محروم نہیں رہتا تو محفل میلاد میں آخر تک شرکت کرنے والا برکت سے کیسے مالا مال نہ ہوگا؟

### ۱۱: مولوی احتشام الحق تھانوی:

دیوبندی مسلک کے "خطیب پاکستان" مولوی احتشام الحق تھانوی ڈاکٹر عباسی کے ہاں اس کی صاجزادی اور بچوں کے امتحان میں کامیابی پر رکھی گئی محفل میلاد میں نہ صرف شریک ہوئے بلکہ خطاب بھی کیا جس کا تقریر سے قبل اس نے یوں اقرار بھی کیا ہے:

"آج کی یہ محفل میلاد یا ذکر رسول کی یہ مجلس اس مقصد اور غرض کے لئے منعقد کی گئی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی صاجزادی اور ان کے بچوں نے امسال امتحان میں کامیابی حاصل کی اور اس خوشی میں اللہ کی بارگاہ میں شکر ادا کرنے کیلئے ذکر رسول کی اس محفل کو منعقد کیا گیا۔" (۴۳)

### ۱۲: مولوی احمد علی لاہوری:

دیوبندی مسلک کے "شیخ التفسیر" مولوی احمد علی لاہوری کے متعلق رسالہ خدام الدین میں یوں لکھا ہے:

"۷ ادسمبر ۱۹۵۹ء کو عید میلاد النبی کے سلسلہ میں آپ سے بورسٹل جیل تشریف لانے کی استدعا کی۔ بے حد مصروفیات کے باوجود آپ نے آنے کا وعدہ فرمایا۔" (۴۴)

اس حوالے سے ایک بات تو واضح ہوئی محفل میلاد بدعت و ناجائز نہیں ہے ورنہ مولوی احمد علی لاہوری بے حد مصروفیات کو پس پشت ڈال کر شرکت کا وعدہ نہ کرتا۔

### ۱۳: مولوی محمد ضیاء القاسمی دیوبندی:

کالعدم سپاہ صحابہ کے سابقہ قائد مولوی محمد ضیاء القاسمی دیوبندی کی "روزنامہ کوہستان لاہور" میں جلسہ میلاد النبی ﷺ میں خطاب کی ایک تصویر شائع ہوئی، اس کے نیچے یوں لکھا ہوا ہے:

"مولانا ضیاء القاسمی لائلپوری مین بازار شیخوپورہ میں عید میلاد النبی کے جلسہ عام سے خطاب کر رہے ہیں۔" (۴۵)

محفل میلاد میں شرکت و خطاب کے ساتھ ساتھ روڈ پر میلاد النبی ﷺ کا جلسہ عام کرنا یقیناً جس میں دعوت و تداعی بھی موجود ہے اگر ضیاء القاسمی کرئے تو جائز اگر اہلسنت کریں تو بدعت و ناجائز کے فتوے آخر کیوں؟

### ۱۴: مولوی محمد نافع دیوبندی:

مولوی محمد نافع دیوبندی (فاضل دارالعلوم دیوبند) اپنے ہاں خاص بارہ ربیع الاول کی تاریخ کو محفل میلاد منعقد کیا کرتا تھا اور یہ محفل میلاد مولوی محمد نافع دیوبندی کی نگرانی میں ہوتی تھی جس کا احوال متعصب دیوبندی حافظ عبد الجبار سلفی کی لکھی گئی کتاب میں سے پیش خدمت ہے:

"ماہ ربیع الاول زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً قریب تھا۔ بارہ ربیع الاول سے پہلے والے جمعہ کو بلوایا اور ارشاد فرمایا بارہ ربیع الاول شریف کی رات کو ہماری طرف سے محفل میلاد پاک ہو گی اور خطاب آپ نے کرنا ہے، اور ساتھ ہی حکم فرمایا کہ آقا کریم ﷺ کے فضائل کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی پیاری اداؤں کا ذکر ضرور کرنا الحمد للہ رب العالمین یہ محفل میلاد آٹھ سال سے مسلسل آپ کی زیر نگرانی ہوتی اور میری تقریر کے اختتام پر آپ کی طرف سے پُر تکلف تبرک تقسیم ہوتا۔ لیکن اس نویں سال آپ کے وصال کے بعد مجھے اس محفل پاک میں شرکت کی دعوت نہیں ملی۔" (۴۶)

۴۳: "خطبات احتشام الحق" جلد: ۵، ص ۱۷، سن اشاعت ۲۰۰۹ء، مطبوعہ ابن فاروق احمد، این۔ ایم ہاشم اینڈ کو، آمبور، انڈیا۔
۴۴: "ہفت روزہ خدام الدین" لاہور، ۲۲ فروری ۱۹۹۳ء، بحوالہ انوار میلاد النبی ﷺ۔
۴۵: "روزنامہ کوہستان" ۱۴ اگست ۱۹۶۵ء، بحوالہ آؤ میلاد منائیں۔
۴۶: "تذکرہ مولانا محمد نافع" ص: ۲۹۸، اشاعت اوّل اگست ۲۰۱۶ء، ناشر: ادارہ مظہر التحقیق لاہور۔

محفل میلاد کو بدعت، حرام اور ناجائز کہنے والے دیوبندی اس اقتباس کو بار بار ٹھنڈے دل و دماغ سے پڑھیں اُن کے چودہ طبق روشن کرنے کے لئے اس میں کافی مواد موجود ہے اگر پھر بھی جی فتویٰ داغنے کو کرے تو ابتداء مولوی نافع ہی سے کریں کیونکہ دیانت داری کا تقاضا یہی ہے۔

## ۱۵: مفتی محمود احمد دیوبندی:

دیوبندی مسلک والوں کے" قائد ملت و مفتی،" محمود احمد دیوبندی نے مسجد نیلا گنبد پر قومی اتحاد کے زیر اہتمام عید میلاد النبی ﷺ کے عظیم الشان جلوس کے شرکاء سے خطاب کیا بعد میں جلوس میلاد میں شرکت بھی کی۔ تفصیل کچھ یوں ہے:

"پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ ملک میں اسلامی قوانین کے بعد قومی اتحاد نے وہ مثبت مقصد حاصل کر لیا ہے جس کے لئے اس نے انتھک اور مسلسل تحریک چلائی تھی۔ وہ آج یہاں مسجد نیلا گنبد پر نماز ظہر کے بعد قومی اتحاد کے زیر اہتمام عید میلاد النبی کے عظیم الشان جلوس کے شرکاء سے خطاب کر رہے تھے اس موقع پر قومی اتحاد کے نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خان امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں محمد طفیل، وفاقی وزیر قدرتی وسائل چوہدری رحمت الٰہی اور مسلم لیگ چٹھہ گروپ کے سیکرٹری جنرل ملک محمد قاسم نے بھی خطاب کیا۔ تقریروں کے بعد مفتی محمود اور دیگر رہنماؤں نے مسجد نیلا گنبد میں ہی نماز عصر ادا کی۔"(۴۷)

جس کے بعد ان رہنماؤں کی قیادت میں یہ عظیم الشان جلوس مختلف راستوں سے مسجد شہداء پہنچ کر ختم ہوا، جہاں شرکاء جلوس نے مولانا مفتی محمود کی رفاقت میں نماز مغرب ادا کی۔

## ۱۶: مولوی عبدالشکور دین پوری:

مولوی ثناء اللہ سعد شجاع آبادی دیوبندی نے مختلف علماء دیوبند کے خطبات کو جمع کیا جن میں مولوی عبدالشکور دین پوری کی بھی ایک تقریر شامل ہے اس تقریر میں "ہم پورا سال میلاد مناتے ہیں" سرخی کے تحت دین پوری دیوبندی کی زبانی محفل میلاد میں شرکت و خطاب کا اقرار ملاحظہ ہو:

"عزیزو! میلاد النبی ﷺ کا جلسہ ہے چونکہ ہم سارا سال حضور ﷺ کا میلاد مناتے ہیں۔"(۴۸)

۲: جمعیت خدام المسلمین کا ایک اشتہار اس نام سے شائع ہوا:

"جلسہ بسلسلہ عید میلاد النبی ﷺ، حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری سیرت طیبہ پر بصیرت افروز وعظ فرمائیں گے۔"(۴۹)

اہلسنت سے تیسری عید کا سوال "کہاں سے آئی؟" کرنے والے ذرا خدام الدین والوں سے بھی پوچھ لیں؟؟ شاید اُن کی بولی کی تمھیں سمجھ آ جائے!

## ۱۷: مولوی تاج محمود دیوبندی:

مولوی تاج محمود دیوبندی بھی نہ صرف محافل میلاد میں بطور مہمان شریک ہوا کرتا تھا بلکہ خطاب کے لئے بھی جایا کرتا تھا ملاحظہ ہو:

۱: روزنامہ سعادت فیصل آباد میں فوٹو موجود ہے کہ مولوی تاج محمود خطاب کر رہا ہے اور پیچھے لگے ہوئے بینر پر جلی حروف میں لکھا ہوا ہے۔ جشن عید میلاد النبی مبارک اور فوٹو کے نیچے یوں لکھا ہوا ہے:

"حبیب بنک فیصل آباد کے زیر اہتمام جشن عید میلاد النبی کی تقریب میں مولانا تاج محمود خطاب کر رہے ہیں۔"(۵۰)

۲: اسی جشن عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب و محفل کی تفصیل روزنامہ ملت فیصل آباد سے پیش خدمت ہے:

"فیصل آباد ۲۰ دسمبر حبیب بنک فیصل آباد سرکل آفس میں عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب نہایت جوش و خروش اور عقیدت و احترام سے منائی گئی اور مولانا تاج محمود بحیثیت مہمان خصوصی تقریب میں شامل ہوئے شہر کے ممتاز نعت خوانوں نے نعتیں پڑھیں۔ ۱۲ ربیع الاول کو حبیب بنک سرکل آفس میں عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک دن پر جو

۴۷: "روزنامہ جسارت" ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء، بحوالہ تفسیر تبیان القرآن جلد: ۳، ص: ۷۰، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

۴۸: "سیرت النبی پر علماء دیوبند کی شاہکار تقاریر" جلد: ۱، ص: ۳۸۲، اشاعت اوّل نومبر ۲۰۱۳ء، مطبوعہ المشرق للنشر والتوزیع اردو بازار لاہور۔

۴۹: "ہفت روزہ خدام الدین" لاہور، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء، ص: ۳، بحوالہ انوارِ میلاد النبی ﷺ

۵۰: "روزنامہ سعادت" فیصل آباد، جلد: ۲۷، بدھ ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ، ۲۱ دسمبر ۱۹۸۳ء۔

تقریب منعقد ہوئی وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہ صرف منفرد اور بے مثال تھی بلکہ عقیدت و احترام اور نیاز مندانہ پاکیزگیوں کا مرقع تھی صبح طلوع ہوتے ہی حبیب بنک کے عملے نے تقریب کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے اپنی کوشش اور صلاحتیں بروئے کار لانا شروع کر دیں مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام اور جشن عید میلاد النبی صلوم کے موقع پر پاک الفاظ پر مبنی بینر حبیب بنک کی بلند و بالا عمارت پر لہرائے ہوئے تھے تقریب کے لئے پنڈال نہایت سادگی اور متانت سے سجایا گیا تھا جو پھولوں کی خوشبوؤں سے مہک رہا تھا۔"(۵۱)

قارئین عظام! جن کے "بزرگ" کو جشن عید میلاد النبی ﷺ بھی گوارا اور مقبول ہے اُن کے چھوٹوں کو صرف محفل میلاد بھی ہضم نہیں ہوتی باعث حیرت ہے اگر سُنیوں پر محفل میلاد منعقد کرنے پر فتوے لگانے پر واقعی تمھیں شریعت ہی مجبور کرتی ہے تو اپنے "بزرگ" پر بھی حکم شرعی لگاؤ ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ محفل میلاد پر فتوے لگانا شریعت کا تقاضا نہیں بلکہ تمھارے اندر چھپے بغض رسالت کا تقاضا ہے۔

## ۱۸: مولوی عبدالرحمن اشرفی:

دیوبندی مسلک کے "مفتی" عبدالرحمن اشرفی کی محفل میلاد میں شرکت کا احوال ملاحظہ ہو:

"(اداکارہ) مسرت شاہین (چیئرمین پرسن تحریک مساوات) کے والد عبدالرحیم گنڈا پور کی ۲۶ ویں برسی کے موقع پر محفل میلاد اور نعت خوانی کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت جامعہ اشرفیہ کے مفتی مولانا عبدالرحمن اشرفی نے کی، اس موقع پر پارٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون سمیت دیگر خواتین وحضرات نے بھی محفل میں شرکت کی تلاوت کے بعد پہلے خواتین اور بعد ازاں علماء کرام نے حضور پاک ﷺ کی سیرت پر روشنی ڈالی، رابعہ جونیئر ایڈووکیٹ محترمہ یاسمین شوکت اور اداکارہ انجمن خصوصی طور پر شامل تھیں۔"(۵۲)

دیوبندی مفتی عبدالرحمن اشرفی کا محفل میلاد میں شرکت کرنا اور صدارت کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کے نزدیک محفل میلاد جائز ہی نہیں بلکہ ایک اچھا عمل ہے ورنہ دیوبندی مفتی صدارت کے لئے کیوں چل دوڑے؟ دو ہی باتیں ہیں؟ یا تو اپنے نام کے ساتھ "مفتی" کا ٹیگ لگانے والے مولوی اشرفی قرآن وسنت سے جاہل و بے خبر ہیں انہیں اتنا بھی علم نہیں کے جو عمل اس کے بڑوں کے نزدیک بدعت وناجائز ہے میں اس کی صدارت کرنے جارہا ہوں۔ یا وہ اس محفل میلاد کو اپنے اکابر سے بغاوت کرتے ہوئے جائز سمجھتے تھے۔

۲: تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام مینار پاکستان کے سبزہ زار میں منعقدہ عالمی میلاد کانفرنس ۲۰۰۷ء میں بھی مولوی عبدالرحمن اشرفی نے شرکت کی تھی۔

(جس کی وڈیو "یوٹیوب" پر دیکھی جا سکتی ہے)

## ۱۹: مولوی عبدالحفیظ مکی:

مولوی عبدالحفیظ مکی دیوبندی کی محفل میلاد میں شرکت کا ثبوت مولوی عبدالرحیم چاریاری دیوبندی کی ترتیب شدہ کتاب سے پیش خدمت ہے:

"حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی زید مجدہم نے بیرون ملک ایک مجلس میلاد شریف میں (جو یقینا مروجہ طریقہ پر ہی ہوئی ہوگی .ناقل) دینی مصلحت کی بناء پر شرکت کی اور اپنی اس شرکت کا ذکر بہت ہی معذرت خواہانہ انداز میں ایک خط میں حضرت شیخ (یعنی زکریا کاندھلوی نقشبندی) سے ڈرتے ڈرتے کیا..... حضرت شیخ نے جواب میں حضرت مکی صاحب کو لکھا کہ تم نے بہت اچھا کیا، ایسی مجالس میں شرکت بہت مبارک ہے۔"(۵۳)

اس اقتباس سے سب سے بڑی بات یہ ثابت ہوئی کہ "فضائل اعمال" کے مصنف مولوی زکریا کاندھلوی دیوبندی بھی محافل میلاد میں شرکت کو نہ صرف اچھا سمجھتا تھا بلکہ شرکت محفل میلاد کو مبارک عمل سمجھتا و مانتا تھا۔

۵۱: "روزنامہ ملت" فیصل آباد، جلد: ۳۲، بدھ ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ، ۲۱ دسمبر ۱۹۸۳ء، شمارہ: ۲۸۸۔

۵۲: "روزنامہ اوصاف" اسلام آباد، ۱۸ اپریل ۲۰۰۰ء، بحوالہ آومیلاد منائیں۔

۵۳: "اکابر اہل سنت کا حقیقی مسلک و مشرب المعروف تحفظ عقائد اہل سنت" ص: ۲۸۸، طبع دوم اکتوبر ۲۰۱۷ء، (اضافہ شدہ ایڈیشن) مطبوعہ جامعہ حنفیہ، امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد۔

## ۲۰: مولوی عبدالقادر آزاد:

مولوی عبدالقادر آزاد دیوبندی نے داتا دربار مسجد میں میلاد سیمینار میں شرکت کی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

''لاہور (آن لائن) مجلس عمل تحفظ حقوق علماء کے زیر اہتمام میلاد سیمینار میں علماء کرام و مشائخ عظام کی بھاری تعداد نے شرکت کی سیمینار کی صدارت مجلسِ عمل پنجاب کے بانی صدر انوار صمدانی نے کی جبکہ شرکاء میں علامہ مقصود قادری، مولانا عبدالقادر آزاد، قاضی زمان خان عباسی، قاری عبدالعزیز فریدی، علامہ اسحاق ساقی نمایاں تھے اس موقع پر پاکستان کی ترقی وخوشحالی اور ملک میں نظام مصطفی کے نفاذ کے لئے دعا مانگی گئی۔'' (۵۴)

## ۲۱، ۲۲: مولوی عزیز الرحمن ہزاروی اور حافظ صغیر احمد دیوبندی:

مولوی انیس احمد مظاہری دیوبندی نے مولوی یحییٰ مدنی دیوبندی کے ''سفرِ بخارا و سمرقند'' میں مولوی عزیز الرحمن ہزاروی اور حافظ صغیر احمد دیوبندی کے محفل میلاد میں شرکت کا اقرار ان الفاظ میں کیا ہے:

''نمازِ عشاء سے کچھ دیر قبل حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب وحضرت حافظ صاحب زید مجدہما ایک جگہ مولود شریف میں تشریف لے گئے تقریباً رات کو ۱۰:۱۵ بجے تشریف لائے۔ حضرت اقدس مولانا محمد یحییٰ مدنی صاحب زید مجدہ اور مولوی انیس احمد نماز عشاء کے بعد ۹ بجے تک سو گئے۔'' (۵۵)

اس اقتباس میں سے جو بڑی خاص بات دیوبندی قلم سے واضح ہوئی وہ یہ کہ سرزمین بخارہ وسمرقند میں بھی محفل میلاد منعقد ہوتی ہیں۔

## ۲۳: مولوی احمد لدھیانوی دیوبندی:

کالعدم سپاہ صحابہ کے موجودہ سربراہ و چیئرمین مولوی احمد لدھیانوی دیوبندی محفل میلاد میں شریک ہوا جس کی تصویر بھی روزنامہ اوصاف میں شائع ہوئی تصویر کے نیچے یوں مرقوم ہے:

''کوہاٹ: اہلسنت والجماعت کے سربراہ احمد لدھیانوی محفل میلاد سے خطاب کررہے ہیں۔'' (۵۶)

## ۲۴: مولوی طارق جمیل:

محفل میلاد میں مولوی طارق جمیل کی شرکت اور خطاب کے ثبوت کے لئے راقم الحروف کے پاس ایک اشتہار موجود ہے، اشتہار کا عنوان کچھ یوں ہے:

''محفل میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔'' (۵۷)

## ۲۵: دیوبندی بزرگ:

مولوی ابوالحسن ندوی دیوبندی نے دیوبندی ''شیخ الحدیث'' ''مولوی زکریا کاندھلوی کی سوانح میں لکھا ہے کہ:

ایک مرتبہ شیخ نے ایک قابل احترام دیوبندی عالم اور بزرگ کے متعلق سنا وہ ۱۲ ربیع الاول کے ایک میلادی جلسہ میں شرکت فرمانے والے ہیں، شیخ نے اس پر اس ناچیز کو لکھا:

''ابھی چند روز ہوئے اخبار میں ۱۲ ربیع الاول کے میلادی جلسہ میں...... کی شرکت کا وعدہ پڑھا۔'' (۵۸)



۵۴: ''ڈیلی بزنس رپورٹ'' فیصل آباد، جلد: ۵۴، جمعرات، ۹ نومبر ۲۰۰۰ء، ۱۲ شعبان ۱۴۲۱ھ، شمارہ: ۱۸۴۔

۵۶: ''ماہنامہ سلوک و احسان'' کراچی، جلد: ۲۶، شمارہ: ۹/۸، شعبان/رمضان ۱۴۳۴ھ، جون/جولائی ۲۰۳۱ء، ص: ۱۷، ناشر معبد الخلیل الاسلامی بہادر آباد، کراچی۔ ''مجلہ صفدر'' گجرات، شمارہ: ۱، ۳۱، ستمبر ۲۰۱۳ء، شوال المکرم ۱۴۳۴ھ، ص: ۴۷۔

۵۷: ''روزنامہ اوصاف'' لاہور، جلد: ۱۷، شمارہ، ۱۳۱، جمعرات ۱۲ جنوری ۲۰۱۴ء، ۱۴ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ، ص: ۸۔

۵۸: مورخہ ۱۰ مئی ۲۰۱۷ بمقام: مین شادمان کالونی ڈی گراؤنڈ فیصل آباد۔

۵۹: ''سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا'' ص: ۲۱۱ء، مطبوعہ مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی۔